لا يعلم الغيب إلا اللّٰه

اللہ کے سوا

غیب کوئی نہیں جانتا

اعداد:

عبد الهادی عبد الخالق مدنی

إصـــدار

المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بالأحساء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علم غیب اللہ کے ساتھ خاص ہے۔ غیب جاننے میں اللہ کا کوئی شریک نہیں۔نہ فرشتے غیب جانتے ہیں،نہ جنات غیب جانتے ہیں،اور نہ ہی کوئی انسان غیب جانتا ہے۔انسانوں میں اللہ کے محبوب بندے انبیاءاوراولیاء بھی غیب نہیں جانتے،نبیوں کے سردار محمد رسول اللہ ﷺ بھی غیب نہیں جانتے تھے۔ یہ وہ حقائق ہیں جو کتاب وسنت کے صفحات میں بے شمار دلائل وبراہین کے ساتھ دوپہر کے سورج کی طرح عیاں اورروشن ہیں۔

یہاں ایک سوال اٹھتا ہے کہ آخر غیب کا دعویدار کون ہے کہ جس کی تردید کے لئے اس محاضرے کی ضرورت پڑی؟! آیئے اس سوال کا جواب سنتے ہیں۔

غیب کا دعویدار کون ہے؟

انسانی معاشرے میں غیب کے بہت سے دعویدار پائے جاتے ہیں جو خود گمراہ ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کررہے ہیں،آیئے ذیل میں ہم

ان کا اختصار کے ساتھ جائزہ لیتے ہیں:

① کچھ لوگ قسمت کا حال بتاتے ہیں خواہ تارے دیکھ کر ہو یا مشین سے ٹکٹ نکال کر یا پرندوں سے لفافے چنوا کر یا پیالی پڑھ کر یا ہاتھ کی لکیریں دیکھ کر یا جنم کنڈلی دیکھ کر یا ٹکلیں مار کر یا کوئی بھی طریقہ اختیار کر کے۔ یہ بات واضح رہے کہ غیب کی خبریں دینے کا دعویٰ کرنے والوں کے مختلف نام ہیں۔ کاہن، عراف، نجومی، رمال، دست شناس وغیرہ۔

② کچھ لوگ انسان کے ماضی اور مستقبل کی خبر دیتے ہیں۔ آج کل ٹی وی چینلوں پر یہ بات بڑی عام ہو گئی ہے کہ لوگ ان دجالوں، فریب کاروں اور شعبدہ بازوں سے اپنے ماضی و مستقبل کے بارے میں سوال کر کے جواب چاہتے ہیں۔ یہ ایک بڑی گمراہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سے محفوظ رکھے۔ آمین

③ کچھ لوگ کہانت یا جادو کے ذریعے یہ بتاتے ہیں کہ گمشدہ مال یا انسان کہاں ہے اور اسے کس نے گم کیا ہے؟

④ کچھ لوگ کسی شخص کے بارے میں یہ بتاتے ہیں کہ فلاں یا فلاں نے اس کے خلاف سفلی عمل کیا ہے جس کے نتیجے میں کوئی بیماری یا مصیبت آئی ہے۔

⑤ کچھ لوگ سعد و نحس کی خبر دیتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ فلاں تاریخ کو شادی کی گئی تو منحوس ہو گی اور نہیں نبھ سکے گی، فلاں تاریخ کو تجارت شروع کی گئی تو یقینا گھاٹا ہو گا، فلاں تاریخ کو سفر کیا گیا تو مصیبت سے دوچار ہوں گے وغیرہ۔

⑥ کچھ لوگ کشف کے ذریعہ دلوں کا حال یا جنت و جہنم کا حال یا دور دراز جگہوں کے حالات معلوم کر لینے کا دعوی کرتے ہیں۔

⑦ بہت سے لوگ ایسے ہیں جو خود اپنے لئے نہیں بلکہ دوسروں کے لئے معرفت غیب کا دعویٰ کرتے ہیں، مثلاً وہی لوگ جو مذکورہ دعویداروں کے پاس جاتے ہیں اور ان کی باتوں کی تصدیق کرتے ہیں، یا وہ لوگ جو انبیاء واولیاء کے لئے علم غیب کا دعویٰ کرتے ہیں۔ یا وہ لوگ جو بزرگوں کے لئے کشف کو برحق مانتے ہیں اور یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ بزرگان دین کے لئے حجابات اٹھادیئے جاتے ہیں اور وہ بذریعۂ کشف دلوں کا حال معلوم کر لیتے ہیں۔

⑧ بعض اس قدر جاہل ہیں کہ انسان و جن اور فرشتے تو درکنار وہ جانوروں کو بھی غیب داں مانتے ہیں۔ کبھی کبھار میلوں ٹھیلوں میں ایک تماشہ ہوتا ہے

اور کبھی بھیک مانگنے والے بھی یہ تماشہ کرتے ہیں کہ اپنے ساتھ ایک بیل لاتے ہیں اور یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ بیل سب کچھ جانتا ہے، چنانچہ مداری اپنے بیل سے کہتا ہے: اے بیل! اس گاؤں کا بڑا آدمی کون ہے؟ بیل گاؤں کے پردھان کے پاس پہنچ کر اس کے ہاتھ پر اپنا سر رکھ دیتا ہے۔ اور پھر واہ واہ کی آوازیں بلند ہوتی ہیں۔ ایسے ہی کبھی مداری اپنے بیل سے کہتا ہے: کس شخص کے جیب میں دس روپے ہیں؟ بیل کسی شخص کے ہاتھ پر سر رکھ دیتا ہے اور وہ اپنے جیب سے دس کا نوٹ نکال کر ہوا میں لہراتا ہے اور پھر تالیوں کی گڑگڑاہٹ میں بیل کی غیب دانی کا اعتراف کر لیا جاتا ہے۔ جب کہ آپ سب جانتے ہیں کہ بیل کی حماقت معروف ہے، کسی انسان کو بھی احمق کہنا ہو تو کہتے ہیں کہ یہ شخص پورا بیل ہے۔ یہ عقیدہ عقل و فطرت اور دین وایمان سب کے خلاف ہے۔

ہم نے غیب کے دعویداروں کا ذکر سن لیا، آیئے اب تفصیل کے ساتھ دلائل کی روشنی میں یہ جاننے کی کوشش کرتے ہیں کہ اللہ کے سوا کیا کوئی بھی غیب جانتا ہے؟ یہ بات خوب اچھی طرح ذہن نشین کر لیجئے کہ کوئی بھی مخلوق غیب نہیں جانتا۔

کوئی مخلوق غیب نہیں جانتا

اللہ تعالی نے ذی عقل تین بڑی مخلوق پیدا فرمائی ہے :

①فرشتے ② جنات ③ انسان ۔ چنانچہ ایک حدیث میں ان تینوں مخلوقات کاذکرایک ساتھ ہے۔عن عائشة رضي الله عنها ، قالت : قال رسولُ اللهِ – ﷺ– : ((خُلِقَتِ المَلاَئِكَةُ مِنْ نُورٍ ، وَخُلِقَ الجَانُّ مِنْ مَارِجٍ من نَارٍ، وَخُلِقَ آدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ)). رواه مسلم. (عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: فرشتے نور سے پیدا کئے گئے، جناتوں کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا گیااور آدم اس (خاک) سے پیدا کئے گئے جو تم سے بتا جاچکا ہے۔(صحیح مسلم)

واضح رہے کہ ان تینوں مخلوقات میں سے کسی مخلوق کو غیب کا علم نہیں،نہایت وضاحت کے ساتھ یہ بات قرآن مجید میں بیان ہوئی ہے۔

ملائکہ غیب نہیں جانتے

قرآن مجید میں اللہ تعالی کاارشادہے: ﴿وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَـٰٓئِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي ٱلْأَرْضِ خَلِيفَةً ۖ قَالُوٓا۟ أَتَجْعَلُ فِيهَا مَن

يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ ٱلدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۖ قَالَ إِنِّىٓ أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٣٠﴾ وَعَلَّمَ ءَادَمَ ٱلْأَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى ٱلْمَلَٰٓئِكَةِ فَقَالَ أَنۢبِـُٔونِى بِأَسْمَآءِ هَٰٓؤُلَآءِ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿٣١﴾ قَالُوا۟ سُبْحَٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَآ ۖ إِنَّكَ أَنتَ ٱلْعَلِيمُ ٱلْحَكِيمُ ﴿٣٢﴾ قَالَ يَٰٓـَٔادَمُ أَنۢبِئْهُم بِأَسْمَآئِهِمْ ۖ فَلَمَّآ أَنۢبَأَهُم بِأَسْمَآئِهِمْ قَالَ أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ إِنِّىٓ أَعْلَمُ غَيْبَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَأَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا كُنتُمْ تَكْتُمُونَ ﴿٣٣﴾ ﴾ البقرة: ٣٠ ـ ٣٣

((اور جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں زمین میں خلیفہ بنانے والا ہوں تو انہوں نے کہا کہ ایسے شخص کو کیوں پیدا کرتا ہے جو زمین میں فساد کرے اور خون بہائے؟ اور ہم تیری تعریف کے ساتھ تسبیح و تقدیس کرتے رہتے ہیں۔ (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا کہ جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔ اور اس نے آدم کو سب چیزوں کے نام سکھائے پھر ان کو فرشتوں کے سامنے کیا اور فرمایا کہ اگر تم سچے ہو تو مجھے ان

(چیزوں) کے نام بتاؤ۔ انہوں نے کہا کہ تو پاک ہے، جتنا علم تو نے ہمیں بخشا ہے اس کے سوا ہمیں کچھ معلوم نہیں بیشک تو دانا (اور) حکمت والا ہے۔ (تب) اللہ تعالیٰ نے (آدم علیہ السلام کو) حکم دیا کہ اے آدم! تم ان (فرشتوں) کو ان (چیزوں) کے نام بتاؤ۔ جب انہوں نے ان (چیزوں) کے نام بتائے تو (اللہ نے فرشتوں سے) کہا کہ کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ زمین اور آسمانوں کا غیب میں ہی جانتا ہوں اور میرے علم میں ہے جو تم ظاہر کر رہے ہو اور جو تم چھپاتے ہو۔))

جنات غیب نہیں جانتے

قرآن مجید میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿ وَلِسُلَيْمَٰنَ ٱلرِّيحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۖ وَأَسَلْنَا لَهُۥ عَيْنَ ٱلْقِطْرِ ۖ وَمِنَ ٱلْجِنِّ مَن يَعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِإِذْنِ رَبِّهِۦ ۖ وَمَن يَزِغْ مِنْهُمْ عَنْ أَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ ٱلسَّعِيرِ ﴿١٢﴾ يَعْمَلُونَ لَهُۥ مَا يَشَآءُ مِن مَّحَٰرِيبَ وَتَمَٰثِيلَ وَجِفَانٍ كَٱلْجَوَابِ وَقُدُورٍ رَّاسِيَٰتٍ ۚ ٱعْمَلُوٓا۟ ءَالَ دَاوُۥدَ شُكْرًا ۚ وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِىَ ٱلشَّكُورُ ﴿١٣﴾ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ ٱلْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ

عَلَىٰ مَوْتِهِۦٓ إِلَّا دَآبَّةُ ٱلْأَرْضِ تَأْكُلُ مِنسَأَتَهُۥ ۖ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ ٱلْجِنُّ أَن لَّوْ كَانُوا۟ يَعْلَمُونَ ٱلْغَيْبَ مَا لَبِثُوا۟ فِى ٱلْعَذَابِ ٱلْمُهِينِ ﴿١٤﴾ سبأ: ۱۲ ــ ۱۴

((اور ہوا کو (ہم نے) سلیمان کا تابع کر دیا تھا اُس کی صبح کی منزل ایک مہینے کی راہ ہوتی اور شام کی منزل بھی مہینے بھر کی ہوتی اور ہم نے تانبے کا چشمہ بہا دیا تھا اور جنوں میں سے ایسے تھے جو اُن کے رب کے حکم سے اُن کے آگے کام کرتے تھے اور جو کوئی اُن میں سے ہمارے حکم سے پھرے گا اُس کو ہم (جہنم کی) آگ کا مزہ چکھائیں گے۔ وہ جو چاہتے ہیں یہ اُن کیلئے بناتے یعنی قلعے اور مجسمے اور (بڑے بڑے) لگن جیسے تالاب اور دیگیں جو ایک ہی جگہ رکھی ہیں۔ اے داؤد کی اولاد! (میرا) شکر کرو اور میرے بندوں میں شکر گزار تھوڑے ہیں۔ پھر جب ہم نے اُن کیلئے موت کا حکم صادر کیا تو کسی چیز سے اُن کا مرنا معلوم نہ ہوا مگر گھن کے کیڑے سے جو اُن کے عصاء کو کھاتا رہا جب عصاء گر پڑا تب جنوں کو معلوم ہوا (اور کہنے لگے) کہ اگر وہ غیب جانتے ہوتے تو ذلت کی تکلیف میں نہ رہتے۔))

انسان غیب نہیں جانتے

قرآن مجید میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿ يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلسَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَىٰهَا ۖ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ رَبِّى ۖ لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَآ إِلَّا هُوَ ۚ ثَقُلَتْ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ لَا تَأْتِيكُمْ إِلَّا بَغْتَةً ۗ يَسْـَٔلُونَكَ كَأَنَّكَ حَفِىٌّ عَنْهَا ۖ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ ٱللَّهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٨٧﴾ ﴾ الأعراف: ۱۸۷ ((یہ لوگ) تم سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ اُس کے واقع ہونے کا وقت کب ہے؟ کہہ دو کہ اُس کا علم تو میرے رب ہی کو ہے وہی اُسے اُس کے وقت پر ظاہر کر دے گا، وہ آسمان اور زمین میں یک بھاری بات ہو گی اور ناگہاں تم پر آ جائے گی۔ یہ تم سے اس طرح دریافت کرتے ہیں کہ گویا تم اُس سے بخوبی واقف ہو۔ کہو کہ اُس کا علم تو اللہ ہی کو ہے لیکن اکثر یہ لوگ نہیں جانتے۔))

نیز ارشاد ہے: ﴿ يَسْـَٔلُكَ ٱلنَّاسُ عَنِ ٱلسَّاعَةِ ۖ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ ٱللَّهِ ۚ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ ٱلسَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيبًا ﴿٦٣﴾ ﴾ الأحزاب: ۶۳ ((لوگ تم سے قیامت کی نسبت دریافت کرتے ہیں

(کہ کب آئے گی) کہہ دو کہ اس کا علم اللہ ہی کو ہے اور تمہیں کیا معلوم ہے شاید قیامت قریب ہی آ گئی ہو۔))

نیز ارشاد ہے: ﴿قُل لَّا يَعْلَمُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ﴾ النمل: ٦٥ ((کہہ دو کہ جو لوگ آسمانوں اور زمین میں ہیں اللہ کے سوا غیب کی باتیں نہیں جانتے))۔

اولیاء غیب نہیں جانتے

قرآن مجید میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿وَكَذَٰلِكَ بَعَثْنَاهُمْ لِيَتَسَاءَلُوا بَيْنَهُمْ ۚ قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ۖ قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۚ قَالُوا رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ﴾ الکہف: ١٩ ((اور اسی طرح ہم نے ان کو اٹھایا تاکہ آپس میں ایک دوسرے سے دریافت کریں، ایک کہنے والے نے کہا کہ تم (یہاں) کتنی مدت رہے انہوں نے کہا کہ ایک دن یا اس سے بھی کم انہوں نے کہا کہ جتنی مدت تم رہے ہو تمہارا رب ہی اس کو خوب جانتا ہے))۔

نیز ارشاد ہے: ﴿وَلَبِثُوا فِي كَهْفِهِمْ ثَلَاثَ مِائَةٍ

سِنِينَ وَٱزْدَادُوا۟ تِسْعًا ﴿٢٥﴾ قُلِ ٱللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوا۟ ۖ لَهُۥ غَيْبُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ أَبْصِرْ بِهِۦ وَأَسْمِعْ ۚ مَا لَهُم مِّن دُونِهِۦ مِن وَلِىٍّ وَلَا يُشْرِكُ فِى حُكْمِهِۦٓ أَحَدًا ﴿٢٦﴾ ﴾ الکھف: ۲۵ ـ ۲۶

((اور اصحابِ کہف اپنے غار میں نو اوپر تین سو سال رہے ۔ کہہ دو کہ جتنی مدت وہ رہے اُسے اللہ ہی خوب جانتا ہے اُسی کو آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتیں (معلوم) ہیں وہ کیا خوب دیکھنے والا اور کیا خوب سننے والا ہے، اس کے سوا ان کا کوئی کارساز نہیں اور نہ وہ اپنے حکم میں کسی کو شریک کرتا ہے۔))

مشرکین اپنی مشکل کشائی کے لئے جن وفات شدہ انبیاء واولیاء اور بزرگوں کو پکارتے ہیں ان سے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ وَٱلَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْـًٔا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ﴿٢٠﴾ أَمْوَٰتٌ غَيْرُ أَحْيَآءٍ ۖ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ﴿٢١﴾ ﴾

النحل: ۲۰ ـ ۲۱ ((اور جن جن کو یہ لوگ اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ کسی چیز کو پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ خود پیدا کئے ہوئے ہیں۔ (وہ) مردے

ہیں زندہ نہیں، اُنھیں تو یہ بھی شعور نہیں کہ کب اٹھائے جائیں گے۔))

اللہ تعالیٰ نے مریم علیہا السلام کے بارے میں فرمایا جو ایک عظیم ولیہ اور صدیقہ تھیں: ﴿قَالَتْ رَبِّ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي وَلَدٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ ۖ قَالَ كَذَٰلِكِ اللَّهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ إِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ ﴿٤٧﴾﴾ آل عمران: ۴۷ ((مریم نے کہا کہ اللہ میرے ہاں بچہ کیونکر ہوگا کہ کسی انسان نے مجھے ہاتھ تک تو لگایا نہیں؟ فرمایا کہ اللہ اسی طرح جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ وہ کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو ارشاد فرما دیتا ہے کہ ہو جا، وہ ہو جاتا ہے۔))

نیز ارشاد ہے: ﴿وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ انتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ﴿١٦﴾ فَاتَّخَذَتْ مِن دُونِهِمْ حِجَابًا فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ﴿١٧﴾ قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ بِالرَّحْمَٰنِ مِنكَ إِن كُنتَ تَقِيًّا ﴿١٨﴾ قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ لِأَهَبَ لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا ﴿١٩﴾ قَالَتْ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ وَلَمْ أَكُ بَغِيًّا ﴿٢٠﴾ قَالَ كَذَٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ

عَلَيَّ هَيِّنٌ ۖ وَلِنَجْعَلَهُۥٓ ءَايَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا ﴿٢١﴾ ﴾ مریم: ۱۶ ـــ ۲۱ ((اور کتاب (قرآن) میں مریم کا بھی ذکر کرو جب وہ اپنے لوگوں سے الگ ہو کر مشرق کی طرف چلی گئیں۔ تو انہوں نے ان کی طرف سے پردہ کر لیا (اس وقت) ہم نے ان کی طرف اپنا فرشتہ بھیجا تو وہ ان کے سامنے ٹھیک آدمی (کی شکل) بن گیا۔ مریم بولیں کہ اگر تم پرہیزگار ہو تو میں تم سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میں تو تمہارے رب کا بھیجا ہوا (یعنی فرشتہ) ہوں (اور اس لئے آیا ہوں) کہ تمہیں پاکیزہ لڑکا بخشوں۔ مریم نے کہا کہ میرے ہاں لڑکا کیونکر ہو گا مجھے کسی بشر نے چھوا تک نہیں اور میں بدکار بھی نہیں ہوں۔ (فرشتے نے) کہا کہ یونہی (ہوگا) تمہارے رب نے فرمایا کہ یہ مجھے آسان ہے اور (میں اُسے اسی طریق پر پیدا کروں گا) تاکہ اس کو لوگوں کیلئے اپنی طرف سے نشانی اور (ذریعہ) رحمت اور (مہربانی) بناؤں اور یہ کام مقرر ہو چکا ہے۔))

انبیاء ورسل غیب نہیں جانتے

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پہلے رسول نوح علیہ السلام کے

بارے میں ارشاد فرمایا کہ انھوں نے اپنی قوم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:

﴿ وَلَآ أَقُولُ لَكُمْ عِندِى خَزَآئِنُ ٱللَّهِ وَلَآ أَعْلَمُ ٱلْغَيْبَ وَلَآ أَقُولُ إِنِّى مَلَكٌ ﴾ ہود: ۳۱ ((میں نہ تم سے یہ کہتا ہوں کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں))۔

نیز قرآن مجید میں ابراہیم علیہ السلام کا یہ قصہ مذکور ہے:

﴿ وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ إِبْرَٰهِيمَ بِٱلْبُشْرَىٰ قَالُوا۟ سَلَٰمًا ۖ قَالَ سَلَٰمٌ ۖ فَمَا لَبِثَ أَن جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيذٍ ﴿٦٩﴾ فَلَمَّا رَءَآ أَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ إِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً ۚ قَالُوا۟ لَا تَخَفْ إِنَّآ أُرْسِلْنَآ إِلَىٰ قَوْمِ لُوطٍ ﴿٧٠﴾ ﴾ ہود: ٦٩ ــ ٧٠ ((اور ہمارے فرشتے ابراہیم کے پاس بشارت لے کر آئے تو سلام کہا انہوں نے بھی (جواب میں) سلام کہا ابھی کچھ وقفہ نہیں ہوا تھا کہ (ابراہیم) ایک بھنا ہوا بچھڑا لے آئے۔ جب دیکھا کہ ان کے ہاتھ کھانے کی طرف نہیں جاتے (یعنی وہ کھانا نہیں کھاتے) تو ان کو اجنبی سمجھ کر دل میں خوف کیا (فرشتوں

نے) کہا کہ خوف نہ کیجئے ہم (فرشتے ہیں) قومِ لوط کی طرف (ان کے ہلاک کرنے کو) بھیجے گئے ہیں۔))

قرآن مجید میں لوط علیہ السلام کا قصہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ آپ غیب نہیں جانتے تھے، ارشاد ہے: ﴿ وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِيٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَقَالَ هَٰذَا يَوْمٌ عَصِيبٌ ﴿٧٧﴾ وَجَآءَهُۥ قَوْمُهُۥ يُهْرَعُونَ إِلَيْهِ وَمِن قَبْلُ كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ٱلسَّيِّـَٔاتِ ۚ قَالَ يَٰقَوْمِ هَٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِى هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ ۖ فَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَلَا تُخْزُونِ فِى ضَيْفِىٓ ۖ أَلَيْسَ مِنكُمْ رَجُلٌ رَّشِيدٌ ﴿٧٨﴾ قَالُوا۟ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِى بَنَاتِكَ مِنْ حَقٍّ وَإِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيدُ ﴿٧٩﴾ قَالَ لَوْ أَنَّ لِى بِكُمْ قُوَّةً أَوْ ءَاوِىٓ إِلَىٰ رُكْنٍ شَدِيدٍ ﴿٨٠﴾ قَالُوا۟ يَٰلُوطُ إِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَن يَصِلُوٓا۟ إِلَيْكَ ۖ فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ ٱلَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنكُمْ أَحَدٌ إِلَّا ٱمْرَأَتَكَ ۖ إِنَّهُۥ مُصِيبُهَا مَآ أَصَابَهُمْ ۚ إِنَّ مَوْعِدَهُمُ ٱلصُّبْحُ ۚ أَلَيْسَ ٱلصُّبْحُ بِقَرِيبٍ ﴿٨١﴾ ﴾ ہود: ۷۷ ــ ۸۱ ((اور جب

ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے لوط کے پاس پہنچے تو وہ ان کی وجہ سے بہت غمگین ہوئے اور دل ہی دل میں کڑھنے لگے اور کہنے لگے کہ آج کا دن بڑی مصیبت کا دن ہے۔ اور اس کی قوم دوڑتی ہوئی اس کے پاس آ پہنچی ، وہ تو پہلے ہی سے بدکاریوں میں مبتلا تھی، لوط علیہ السلام نے کہا کہ اے قوم کے لوگو! یہ ہیں میری بیٹیاں جو تمھارے لئے بہت ہی پاکیزہ ہیں، اللہ سے ڈرو اور مجھے میرے مہمانوں (کے بارے) میں رسوانہ کرو۔ کیا تم میں ایک بھی بھلا آدمی نہیں؟ انھوں نے جواب دیا کہ تو بخوبی جانتا ہے کہ ہمیں تو تیری بیٹیوں پر کوئی حق نہیں ہے اور تو ہماری اصلی چاہت سے بخوبی واقف ہے۔ لوط علیہ السلام نے کہا کہ اے کاش! مجھ میں تمہارے مقابلے کی طاقت ہوتی یا میں کسی زبردست کا آسرا پکڑ پاتا۔ اب فرشتوں نے کہا اے لوط! ہم تمہارے پروردگار کے بھیجے ہوئے ہیں ناممکن ہے کہ یہ تجھ تک پہنچ جائیں پس تو اپنے گھر والوں کو لے کر کچھ رات رہے نکل کھڑا ہو اور تم میں سے کوئی شخص پیچھے پھر کر نہ دیکھے مگر تمہاری بیوی کہ جو آفت ان پر پڑنے والی ہے وہی اس پر پڑے گی ان کے (عذاب کے) وعدے کا وقت صبح ہے اور کیا صبح بالکل قریب نہیں؟))

قرآن مجید میں سلیمان علیہ السلام کا قصہ بھی اس بات کی دلیل

ہے کہ آپ غیب نہیں جانتے تھے، ارشاد ہے: ﴿وَتَفَقَّدَ ٱلطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَآ أَرَى ٱلْهُدْهُدَ أَمْ كَانَ مِنَ ٱلْغَآئِبِينَ ﴿٢٠﴾ لَأُعَذِّبَنَّهُۥ عَذَابًا شَدِيدًا أَوْ لَأَاْذْبَحَنَّهُۥٓ أَوْ لَيَأْتِيَنِّي بِسُلْطَٰنٍ مُّبِينٍ ﴿٢١﴾ فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيدٍ فَقَالَ أَحَطتُ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهِۦ وَجِئْتُكَ مِن سَبَإٍۭ بِنَبَإٍ يَقِينٍ ﴿٢٢﴾﴾ النمل: ۲۰ — ۲۲ ((انہوں نے جانوروں کا جائزہ لیا تو کہنے لگے کہ کیا سبب ہے کہ ہدہد نظر نہیں آتا؟ کیا کہیں غائب ہو گیا ہے؟ میں اُسے سخت سزا دوں گا یا اُسے ذبح کر ڈالوں گا یا میرے سامنے (اپنی بے قصوری کی) دلیل صریح پیش کرے۔ ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ ہدہد آ موجود ہوا اور کہنے لگا کہ مجھے ایک ایسی چیز معلوم ہوئی ہے جس کی آپ کو خبر نہیں اور میں آپ کے پاس (شہر) سبا سے ایک سچی خبر لے کر آیا ہوں۔))

قرآن مجید میں داود علیہ السلام کا قصہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ آپ غیب نہیں جانتے تھے، ارشاد ہے: ﴿وَهَلْ أَتَىٰكَ نَبَؤُا۟ ٱلْخَصْمِ إِذْ تَسَوَّرُوا۟ ٱلْمِحْرَابَ ﴿٢١﴾ إِذْ دَخَلُوا۟ عَلَىٰ دَاوُۥدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوا۟ لَا

تَخَفۡ‌ۖ خَصۡمَانِ بَغَىٰ بَعۡضُنَا عَلَىٰ بَعۡضٍ فَٱحۡكُم بَيۡنَنَا بِٱلۡحَقِّ وَلَا تُشۡطِطۡ وَٱهۡدِنَآ إِلَىٰ سَوَآءِ ٱلصِّرَٰطِ ﴿٢٢﴾ ﴾ ص: ٢١ ــ ٢٢ ((بھلا تمہارے پاس ان جھگڑنے والوں کی بھی خبر آئی ہے؟ جب وہ دیوار پھاند کر عبادت خانے میں داخل ہوئے۔ جب وہ داؤد کے پاس آئے تو وہ ان سے گھبرا گئے انہوں نے کہا کہ خوف نہ کیجئے ہم دونوں کا ایک مقدمہ ہے کہ ہم میں سے ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے تو آپ ہم میں انصاف کا فیصلہ کر دیجئے اور بے انصافی نہ کیجئے گا اور ہم کو سیدھا رستہ دکھا دیجئے۔))

قرآن مجید میں موسیٰ علیہ السلام کے قصے بھی اس بات کی دلیل ہیں کہ آپ غیب نہیں جانتے تھے، ارشاد ہے: ﴿ قَالَ لَهُۥ مُوسَىٰ هَلۡ أَتَّبِعُكَ عَلَىٰٓ أَن تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمۡتَ رُشۡدًا ﴿٦٦﴾ قَالَ إِنَّكَ لَن تَسۡتَطِيعَ مَعِيَ صَبۡرًا ﴿٦٧﴾ وَكَيۡفَ تَصۡبِرُ عَلَىٰ مَا لَمۡ تُحِطۡ بِهِۦ خُبۡرًا ﴿٦٨﴾ ﴾ الكهف: ٦٦ ــ ٦٨ ((موسیٰ نے اُن سے (جن کا نام خضر تھا) کہا کہ جو علم (اللہ کی طرف سے) آپ کو سکھایا گیا ہے اگر آپ اس میں

سے مجھے کچھ بھلائی (کی باتیں) سکھائیں تو میں آپ کیساتھ رہوں؟ (خضر نے) کہا کہ تم میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں کر سکو گے۔ اور جس بات کی تمہیں خبر ہی نہیں اس پر صبر بھی کیونکر کر سکتے ہو۔))

نیز ارشاد ہے: ﴿ قَالَ هَٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ ۚ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِع عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿٧٨﴾ ﴾ الکہف: ۷۸ ((خضر نے کہا کہ اب مجھ میں اور تجھ میں علیحدگی ہے (مگر) جن باتوں پر تم صبر نہ کر سکے میں تمہیں ان کا حال بتائے دیتا ہوں۔))

نیز ارشاد ہے: ﴿ وَأَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَلَمَّا رَءَاهَا تَهْتَزُّ كَأَنَّهَا جَآنٌّ وَلَّىٰ مُدْبِرًا وَلَمْ يُعَقِّبْ ۚ يَٰمُوسَىٰ لَا تَخَفْ إِنِّي لَا يَخَافُ لَدَيَّ ٱلْمُرْسَلُونَ ﴿١٠﴾ ﴾ النمل: ۱۰ ((اور اپنی لاٹھی ڈال دو جب اسے دیکھا تو (اس طرح) ہل رہی تھی گویا سانپ ہے تو پیٹھ پھیر کر بھاگے اور پیچھے مڑ کر نہ دیکھا (حکم ہوا کہ) موسیٰ ڈرو مت! ہمارے پاس پیغمبر ڈرا نہیں کرتے۔))

قرآن مجید میں یعقوب اور یوسف علیہم السلام کا قصہ بھی اس بات کی دلیل ہیں کہ وہ غیب نہیں جانتے تھے، ارشاد ہے: ﴿ وَجَآءُو عَلَىٰ

قَمِيصِهِۦ بِدَمٍ كَذِبٍۚ قَالَ بَلۡ سَوَّلَتۡ لَكُمۡ أَنفُسُكُمۡ أَمۡرٗاۖ فَصَبۡرٞ جَمِيلٞۖ وَٱللَّهُ ٱلۡمُسۡتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ ﴿١٨﴾ ﴾ یوسف: ۱۸ ((اور ان کے کرتے پر جھوٹ موٹ کا خون بھی لگا لائے یعقوب نے کہا کہ (حقیقۃ الحال یوں نہیں ہے) بلکہ تم اپنے دل سے (یہ) بات بنا لائے ہو اچھا صبر (کہ وہی) خوب ہے اور جو تم بیان کرتے ہو اس کے بارے میں اللہ ہی سے مدد مطلوب ہے۔))

قرآن مجید میں عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اللہ تعالی کا یہ قول اس بات کی واضح دلیل ہے کہ آپ غیب نہیں جانتے تھے، ارشاد ہے:

﴿وَإِذۡ قَالَ ٱللَّهُ يَٰعِيسَى ٱبۡنَ مَرۡيَمَ ءَأَنتَ قُلۡتَ لِلنَّاسِ ٱتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلَٰهَيۡنِ مِن دُونِ ٱللَّهِۖ قَالَ سُبۡحَٰنَكَ مَا يَكُونُ لِيٓ أَنۡ أَقُولَ مَا لَيۡسَ لِي بِحَقٍّۚ إِن كُنتُ قُلۡتُهُۥ فَقَدۡ عَلِمۡتَهُۥۚ تَعۡلَمُ مَا فِي نَفۡسِي وَلَآ أَعۡلَمُ مَا فِي نَفۡسِكَۚ إِنَّكَ أَنتَ عَلَّٰمُ ٱلۡغُيُوبِ ﴿١١٦﴾﴾ المائدۃ: ۱۱۶

((اور (اس وقت کو بھی یاد رکھو) جب اللہ فرمائے گا کہ اے عیسیٰ بن مریم! کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ اللہ کے سوا مجھے اور میری والدہ کو

معبود مقرر کرو؟ وہ کہیں گے کہ تو پاک ہے مجھے کب شایان تھا کہ میں ایسی بات کہتا جس کا مجھے کچھ حق نہیں اگر میں نے ایسا کہا ہو گا تو تجھے معلوم ہو گا (کیونکہ) جو بات میرے دل میں ہے تو اسے جانتا ہے اور جو تیرے ضمیر میں ہے اُسے میں نہیں جانتا بیشک تو علام الغیوب ہے۔))

قرآن مجید میں تمام رسولوں سے متعلق ایک ہی آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ صراحت کر دی ہے کہ ان میں سے کوئی غیب نہیں جانتا، غیب کا جاننے والا تو فقط اللہ ہی ہے، ارشاد ہے: ﴿يَوْمَ يَجْمَعُ ٱللَّهُ ٱلرُّسُلَ فَيَقُولُ مَاذَآ أُجِبْتُمْ ۖ قَالُوا۟ لَا عِلْمَ لَنَآ ۖ إِنَّكَ أَنتَ عَلَّٰمُ ٱلْغُيُوبِ﴾ المائدۃ: ۱۰۹ ((وہ دن یاد کرو) جس دن اللہ پیغمبروں کو جمع کرے گا پھر اُن سے پوچھے گا کہ تمہیں کیا جواب ملا تھا؟ وہ عرض کریں گے کہ ہمیں کچھ معلوم نہیں، تو ہی غیب کی باتوں سے واقف ہے۔))

سید الأنبياء غیب نہیں جانتے

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب و خلیل آخری اور سب سے افضل نبی محمد ﷺ کو حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿قُل لَّآ أَقُولُ

لَكُمْ عِندِى خَزَآئِنُ ٱللَّهِ وَلَآ أَعْلَمُ ٱلْغَيْبَ وَلَآ أَقُولُ لَكُمْ إِنِّى مَلَكٌ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰٓ إِلَىَّ ﴾ الأنعام: ۵۰ ((کہہ دو کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں اور نہ (یہ کہ) میں غیب جانتا ہوں اور نہ تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں میں تو صرف اُس حکم پر چلتا ہوں جو مجھے (اللہ کی طرف سے) آتا ہے۔))

نیز ارشاد ہے: ﴿قُل لَّآ أَمْلِكُ لِنَفْسِى نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَآءَ ٱللَّهُ ۚ وَلَوْ كُنتُ أَعْلَمُ ٱلْغَيْبَ لَٱسْتَكْثَرْتُ مِنَ ٱلْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِىَ ٱلسُّوٓءُ ۚ إِنْ أَنَا۠ إِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴾ الأعراف: ۱۸۸ ((کہہ دو کہ میں اپنے فائدے اور نقصان کا کچھ بھی اختیار نہیں رکھتا مگر جو اللہ چاہے اور اگر میں غیب کی باتیں جانتا ہوتا تو بہت سے فائدے جمع کر لیتا اور مجھے کوئی تکلیف نہ پہنچتی میں تو مومنوں کو ڈر اور خوشخبری سنانے والا ہوں۔))

نیز ارشاد ہے: ﴿ وَمِمَّنْ حَوْلَكُم مِّنَ ٱلْأَعْرَابِ مُنَٰفِقُونَ ۖ وَمِنْ أَهْلِ ٱلْمَدِينَةِ ۖ مَرَدُوا۟ عَلَى ٱلنِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ ۖ نَحْنُ

نَعۡلَمُهُمۡۚ ﴾ التوبۃ: ۱۰۱ ((اور تمہارے گرد و نواح کے بعض دیہاتی منافق ہیں اور بعض مدینے والے بھی نفاق پر اڑے ہوئے ہیں تم انہیں نہیں جانتے، ہم جانتے ہیں۔))

نیز ارشاد ہے: ﴿ قُلۡ مَا كُنتُ بِدۡعٗا مِّنَ ٱلرُّسُلِ وَمَآ أَدۡرِي مَا يُفۡعَلُ بِي وَلَا بِكُمۡۖ إِنۡ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰٓ إِلَيَّ وَمَآ أَنَا۠ إِلَّا نَذِيرٞ مُّبِينٞ ۝٩ ﴾ الأحقاف: ۹ ((کہہ دو کہ میں کوئی نیا پیغمبر نہیں آیا اور میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا (کیا جائے گا) میں تو اسی کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ پر وحی آتی ہے اور میرا کام تو اعلانیہ ہدایت کرنا ہے۔))

نیز ارشاد ہے: ﴿لَا تَدۡرِي لَعَلَّ ٱللَّهَ يُحۡدِثُ بَعۡدَ ذَٰلِكَ أَمۡرٗا ﴾ الطلاق: ۱ ((تجھے کیا معلوم کہ شاید اللہ اس کے بعد کوئی سبیل پیدا کردے۔))

نیز ارشاد ہے: ﴿وَمَا عَلَّمۡنَٰهُ ٱلشِّعۡرَ وَمَا يَنۢبَغِي لَهُۥٓۚ ﴾ یس: ۶۹ ۶۸۔ ((اور ہم نے ان (پیغمبر) کو شعر گوئی نہیں سکھائی اور نہ

وہ ان کو شایاں ہے۔))

احادیث نبوی کے ذخیرے میں ایسی بے شمار احادیث ہیں جن سے علمائے کرام نے یہ دلیل لی ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی غیب نہیں جانتا، اور خود جناب محمد رسول اللہ ﷺ غیب نہیں جانتے تھے۔ چند احادیث پیش خدمت ہیں:

① مشہور حدیث جبریل: « قال جبريل: (متى الساعة؟) فقال رسول الله ﷺ: ما المسئولُ عنها بأعلم من السائل ... ، في خمس لا يعلمهن إلا الله ، ثم تلا النبي ﷺ:

﴿ إِنَّ ٱللَّهَ عِندَهُۥ عِلْمُ ٱلسَّاعَةِ ﴾ لقمان: ٣٤... الآية »

② « عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَفَاتِحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللَّهُ، لَا يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ إِلَّا اللَّهُ، وَلَا يَعْلَمُ مَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ إِلَّا اللَّهُ، وَلَا يَعْلَمُ مَتَى يَأْتِي الْمَطَرُ أَحَدٌ إِلَّا اللَّهُ، وَلَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ، وَلَا يَعْلَمُ مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا اللَّهُ. » صحيح البخاري – (288 / 14)

③ « عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، زَوْجِ النَبيِّ ﷺ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، أَنَّهُ سَمِعَ خُصُومَةً بِبَابِ حُجْرَتِهِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ، فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، وَإِنَّه يَأْتِينِي الْخصْمُ، فَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ، فَأَحْسِبُ أَنَّهُ صَدَقَ فَأَقْضِيَ لَهُ بِذلِكَ؛ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ فَلْيَتْرُكْهَا. »
متفق عليه.

④ « عن ابن عباس رضي الله عنهما ، قَالَ : قَامَ فِينَا رَسُول الله – ﷺ– بِموعِظَةٍ ، فَقَالَ : ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إنَّكُمْ مَحْشُورونَ إِلَى الله تَعَالَى حُفاةً عُرَاةً غُرْلاً ﴿كَمَا بَدَأْنَآ أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيدُهُۥ وَعْدًا عَلَيْنَآ إِنَّا كُنَّا فَٰعِلِينَ﴾ [الأنبياء: 103] ألا وَإنَّ أَوَّلَ الخَلائِقِ يُكْسى يَومَ القِيَامَةِ إبراهيمُ – ﷺ– ، ألا وَإنَّهُ سَيُجَاءُ بِرجالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمالِ ، فَأَقُولُ : يَا رَبِّ أَصْحَابِي . فَيُقَالُ : إنَّكَ لاَ تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ . فَأَقُولُ كَما قَالَ العَبْدُ الصَّالِحُ : ﴿وَكُنتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ ۖ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنتَ أَنتَ

ٱلرَّقِيبَ عَلَيۡهِمۡۚ وَأَنتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيۡءٖ شَهِيدٌ ﴿١١٧﴾ إِن تُعَذِّبۡهُمۡ فَإِنَّهُمۡ عِبَادُكَۖ وَإِن تَغۡفِرۡ لَهُمۡ فَإِنَّكَ أَنتَ ٱلۡعَزِيزُ ٱلۡحَكِيمُ ﴿١١٨﴾ ﴾ [المائدة : 117 – 118] فَيُقَالُ لِي : إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ. » مُتَّفَقٌ عَلَيهِ .

⑤ « قَالَتْ الرُّبَيِّعُ بِنْتُ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ : جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَدَخَلَ حِينَ بُنِيَ عَلَيَّ فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِي كَمَجْلِسكَ مِنِّي فَجَعَلَتْ جُوَيْرِيَاتٌ لَنَا يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِي يَوْمَ بَدْرٍ إِذْ قَالَتْ إِحْدَاهُنَّ وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ فَقَالَ دَعِي هَذِهِ وَقُولِي بِالَّذِي كُنْتِ تَقُولِينَ. » صحيح البخاري – (116 / 16)

⑥ « عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا يَا أُمَّتَاهْ هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ ﷺ رَبَّهُ فَقَالَتْ لَقَدْ قَفَّ شَعَرِي مِمَّا قُلْتَ أَيْنَ أَنْتَ مِنْ ثَلَاثٍ مَنْ حَدَّثَكَهُنَّ فَقَدْ كَذَبَ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ كَذَبَ ثُمَّ قَرَأَتْ ﴿ لَّا تُدۡرِكُهُ ٱلۡأَبۡصَٰرُ وَهُوَ يُدۡرِكُ ٱلۡأَبۡصَٰرَۖ وَهُوَ

ٱللَّطِيفُ ٱلْخَبِيرُ ﴾ ﴿وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُكَلِّمَهُ ٱللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِن وَرَآيِٕ حِجَابٍ ﴾ وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ فَقَدْ كَذَبَ ثُمَّ قَرَأَتْ ﴿وَمَا تَدْرِى نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا﴾ وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ كَتَمَ فَقَدْ كَذَبَ ثُمَّ قَرَأَتْ ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلرَّسُولُ بَلِّغْ مَآ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ﴾ الْآيَةَ وَلَكِنَّهُ رَأَى جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَام فِي صُورَتِهِ مَرَّتَيْنِ. » صحيح البخاري – (15 / 98)

غیب جاننے والا صرف اللہ ہے

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿قُل لَّا يَعْلَمُ مَن فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ٱلْغَيْبَ إِلَّا ٱللَّهُ﴾ النمل: ٦٥ ((کہہ دو کہ جو لوگ آسمانوں اور زمین میں ہیں اللہ کے سوا غیب کی باتیں نہیں جانتے))

نیز ارشاد ہے: ﴿وَعِندَهُۥ مَفَاتِحُ ٱلْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ إِلَّا هُوَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِي ٱلْبَرِّ وَٱلْبَحْرِ ۚ وَمَا تَسْقُطُ مِن وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِي ظُلُمَٰتِ ٱلْأَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا فِي

كِتَٰبٖ مُّبِينٖ ﴿٥٩﴾ الأنعام: ۵۹ ((اور اسی کے پاس غیب کی چابیاں ہیں جن کو اُس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور اُسے جنگلوں اور دریاؤں کی سب چیزوں کا علم ہے اور کوئی پتا نہیں جھڑتا مگر وہ اُس کو جانتا ہے اور زمین کے اندھیروں میں کوئی دانہ اور کوئی ہری اور سوکھی چیز نہیں مگر کتاب روشن میں (لکھی ہوئی) ہے۔))

اس کے علاوہ قرآن مجید میں بے شمار مقامات پر اللہ تعالیٰ کو عالم الغیب، عالم الغیب والشہادۃ اور علام الغیوب کہا گیا ہے۔ بہت سی آیات میں اسے غیب کا مالک بھی کہا گیا ہے۔ چند آیات یہ ہیں: ارشاد ہے: ﴿وَلِلَّهِ غَيْبُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ﴾ ہود: ۱۲۳ ((اور آسمانوں اور زمین کی چھپی چیزوں کا علم اللہ ہی کو ہے۔))

نیز ارشاد ہے: ﴿إِنَّ ٱللَّهَ يَعْلَمُ غَيْبَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ وَٱللَّهُ بَصِيرٌۢ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٨﴾﴾ الحجرات: ۱۸ ((بیشک اللہ آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اسے دیکھتا ہے۔))

نیز ارشاد ہے: ﴿يَوْمَ يَجْمَعُ ٱللَّهُ ٱلرُّسُلَ فَيَقُولُ مَاذَآ

أُجِبْتُمْ ۖ قَالُوا لَا عِلْمَ لَنَا ۖ إِنَّكَ أَنتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ﴿١٠٩﴾ المائدۃ: ١٠٩ (((وہ دن یاد کرو) جس دن اللہ پیغمبروں کو جمع کرے گا پھر اُن سے پوچھے گا کہ تمہیں کیا جواب ملا تھا؟ وہ عرض کریں گے کہ ہمیں کچھ معلوم نہیں، تو ہی غیب کی باتوں سے واقف ہے))۔

نیز ارشاد ہے: ﴿ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٩٢﴾ ﴾ المؤمنون: ٩٢ ((وہ غائب اور ظاہر کا جاننے والا ہے اور (مشرک) جو کچھ اس کے ساتھ شریک کرتے ہیں اس کی شان اس سے اونچی ہے))۔

بہر حال اس مفہوم کی متعدد آیات واحادیث ہیں جن سے یہ حقیقت اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ صرف اللہ کی ذات ہی کو غیب کا علم ہے، اس کے سوا اس کائنات میں کوئی نہیں جو غیبوں کا جاننے والا ہو۔

غیب کا علم ہونے کا کیا مطلب ہے؟

آیئے اب یہ بھی معلوم کرتے چلیں کہ کن باتوں کا جاننا غیب جاننا نہیں کہلاتا اور غیب کا علم ہونے کا کیا مطلب ہے تاکہ گمراہوں کے فتنے

سے محفوظ رہیں۔

ا۔ ہر وہ چیز جس کے جاننے کا کوئی محسوس اور ظاہری وسیلہ ہو اسے غیب جاننا نہیں کہا جاسکتا مثال کے طور پر موسم کا حال کچھ پہلے سے جان لینا، اگلے چند گھنٹوں یا دنوں میں بارش وغیرہ کی توقع کرنا۔

۲۔ ہر وہ چیز جسے حساب سے معلوم کیا جاسکتا ہو اس کا جاننا غیب جاننا نہیں ہے مثال کے طور پر فلاں مہینے کی فلاں تاریخ کو اتنے بجے سورج طلوع ہو گا اور اتنے بجے غروب ہو گا، فلاں فلاں تاریخوں میں سورج گرہن یا چاند گرہن دیکھا جائے گا۔ وغیرہ

۳۔ غیب جاننا یہ ہے کہ کوئی شخص کسی ظاہری وسیلے، اسباب ، علتوں اور استدلال کے بغیر کوئی پوشیدہ اور آنکھوں سے اوجھل اور غیر محسوس چیز کی خبر حاصل کرلے اور ظاہر ہے کہ ایسا کرنا اللہ کے سوا اور کسی کے لئے ممکن نہیں ہے۔